سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے ایک شجرہ پر تحقیقی مطالعہ

مقالہ نگار

مفتی احسان الحق
فاضل و متخصص فی علوم الحدیث جامعہ بنوری ٹاؤن
استاذ جامعہ اشرف المدارس گلستان جوہر کراچی

14

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے ایک شجرہ پر تحقیقی مطالعہ

گر ہمی خواہی کہ گردی دردوعالم ارجمند
دائماً باشی غلامِ خاندانِ نقشبند

تقریباً چھ سال قبل ایک شجرہ طریقت نقشبندیہ مجددیہ لکھا ہوا دیکھا تھا جس میں حضرت بایزید بسطامیؒ کا لقاء حضرت جعفر صادقؒ سے ظاہر کیا گیا ہے۔ جب کہ حضرت بایزید بسطامیؒ کا حضرت جعفر صادقؒ سے لقاء ثابت نہیں ہے بلکہ اسی ایک شجرہ میں چند اور جگہ بھی انقطاع ہے تو ذہن میں اشکال پیدا ہوا کہ کیا یہ سلسلہ منقطع ہے؟؟؟ پھر بات آئی گئی ہوگئی۔ کچھ عرصہ قبل ہمارے ایک استاد محترم مدظلہٗ سے اس شجرہ کے حوالے سے گفتگو ہوئی تو انہوں نے اس پر کام کرنے کا حکم دیا۔ مگر جوں جوں کام کرتا گیا اس میں مزید باتیں ذہن میں آئیں جو ایک ضروری تمہید کے بعد پیش کی جائیں گی۔

تحقیقی مطالعہ سے قبل ایک ضروری تمہید پیش خدمت ہے وہ یہ ہے کہ یہ بات پیش نظر رہے کہ فخرِ عالم حضور نبی کریم ﷺ کے جو مقاصد نبوت قرآن کریم میں بیان کیے گیے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

۱۔تلاوت قرآن کریم

(یعنی قرآن پاک کا پڑھانا، حفظ وقرآت وغیرہ)

۲۔حکمت

(یعنی قرآن کریم سے معلوم ہونے والے مسائل کا بیان فرمانا جن میں عقائد، عقیدت، اعمال، فقہ، جہاد، امور سلطنت شریعہ، معیشت اسلامی، آداب معاشرت، حقوق اللہ وحقوق العباد، جزاوسزا کے تمام علوم اسی حکمت سے تعلق رکھتے ہیں)

ان مذکورہ بالا دونوں قسموں کے علوم کو علوم نبوت کہتے ہیں۔

۳۔تزکیہ باطن

(یعنی انابت الی اللہ کے حصول کا طریقہ، اخلاص وتہذیب اخلاق وغیرہ) ان سب باتوں کا تعلق نورنبوت سے ہے۔ اس لیے پہلے دونوں مقاصد حدیث شریف، فقہ اور عقائد کے اصول کتابوں میں مدون ہوچکے۔ انہی علوم نبوت کی تعلیم وتعلم جاری وساری ہے۔ مگر نورنبوت کتابوں میں مدون نہیں بلکہ وہ سینہ بہ سینہ امت میں منتقل ہوتے چلے آرہے ہیں۔ اس کے حصول کا طریقہ وہی ہے جو حضور نبی کریم ﷺ سے صحابہ کرامؓ نے اپنایا۔ یعنی حضور نبی کریم ﷺ کی صحبت کو اختیار فرمایا اور ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ باطنی علوم کو جذب کیا اور اخلاص ویقین کامل وانابت الی اللہ کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے۔ صحابہ کرامؓ نے علوم نبوت کو نورنبوت کے ساتھ حاصل کیا اور اس طریقہ حصول کو صحبت وتربیت کہتے ہیں۔ اس لیے صحابہ کرامؓ نے بلاواسطہ صحبت وتربیت پائی نبی کریم ﷺ سے، پھر تابعین نے صحابہ کرامؓ سے صحبت وتربیت پائی، اسی طرح تبع تابعین نے تابعین کی صحبت وتربیت سے ظاہری وباطنی علوم حاصل کیے۔ اس طرح یہ عمل متواتر امت میں جاری ہوا، جاری ہے اور جاری رہے گا۔ یعنی کسی کامل انسان کی صحبت اختیار کرنے سے نورنبوت آتا ہے۔ یہ کتابوں کے مطالعہ سے نہیں آتا بلکہ کسی کامل انسان کی صحبت میں بیٹھنے سے بالکل واضح نظر آتا ہے اس لیے اس پر دلائل کی ضرورت نہیں صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ کسی شیخ طریقت کی صحبت اختیار کرنا، یہ

متواتر عملی ہے جو نبی کریم ﷺ سے بغیر کسی انقطاع کے چلا آ رہا ہے یہی وجہ ہے کہ صدیوں سے امت کے علمائے ربانی وصلحاء نے اس صحبت کا بہت اہتمام کیا ہے اور یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو دارالاسباب بنایا ہے۔ تو اس میں عادت اللہ یونہی جاری ہے کہ رنگ چڑھتا ہے کسی رنگ[14] ریز کے پاس بیٹھنے سے۔ اس کو حدیث شریف میں ذکر کیا گیا ہے جس کا مفہوم یوں ہے کہ عطار کے پاس بیٹھنے والے کو حقیقتاً یا حکماً خوشبو حاصل ہوتی ہے۔ معلوم ہوا کہ عطر کا مِل جانا یا اس کی خوشبو کا حاصل ہونا یہ عطار کے پاس بیٹھنے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے اور اسی کو صحبت وتربیت کہتے ہیں اور اسی سے روحانی نسبت حاصل ہوتی ہے جسے احسان وسلوک یا تصوف وتزکیہ بھی کہا جاتا ہے۔

اب یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ تربیت دو قسم کی ہوتی ہے۔

اول: وہ جو کسی نے اپنے زمانے کے زندہ شیخ کی صحبت میں بیٹھنے سے حاصل کی ہوتی ہے۔ اس سے جو صحبت وتربیت حاصل ہوتی ہے یہی متواتر عملی ہے جو نبی کریم ﷺ کی صحابہ کرامؓ نے صحبت وتربیت اٹھائی اور ان کی تابعین نے صحبت اٹھائی اور پھر تابعین کی تبع تابعین نے، اسی طرح ایک شیخ نے اپنے زمانے کے کسی زندہ شیخ سے صحبت وتربیت پائی یہ سلسلہ درجہ بہ درجہ امت میں جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔

دوسری تربیت وہ ہے جو کسی شیخ نے اپنے زمانے کے زندہ شیخ سے بغیر اس کی صحبت اٹھانے کے روحانی فیض حاصل کیا یا فوت شدہ کسی شیخ کی روحانیت سے تربیت پائی، ایسی تربیت کا پانا درست ہے اور مشائخ کے ہاں اس کا اعتبار بھی کیا جاتا ہے۔ تاہم تقویت کے لحاظ سے پہلے والی نسبت جو کسی زندہ شیخ کی صحبت وتربیت سے حاصل ہوتی ہے وہ زیادہ قوی ہے بہ نسبت دوسری کے۔ اور جس نے کسی زندہ شیخ کی صحبت اٹھا کر حصول نسبت کی ہے، اس دوسرے طریقہ روحانیت سے حاصل شدہ نسبت سے اس کی پہلی نسبت میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ اس دوسری نسبت روحانیت کو اویسیہ بھی کہتے ہیں۔ اس لیے اکابرین تصوف نے اس نسبت کے حاصل ہونے کے بعد بھی پہلی نسبت کا حصول ضروری سمجھا اس لیے اپنے زمانے کے کسی زندہ شیخ کی صحبت کو اختیار کیا اور اس سے اس نور نبوت کی نسبت کو حاصل کیا۔ اور اسی کے مطابق مشائخ طریقت اپنے شجرات طریقت کو نقل کرتے آئے ہیں اور تمام عالم اسلام میں معروف طریقت کے شجروں میں اپنے زمانے کے کسی زندہ شیخ کی صحبت وتربیت کو ہی درج کیا جاتا ہے اور ضمناً دوسری نسبت کے حصول کو بھی ذکر کر دیا جاتا ہے اور یہ دوسری نسبت جو کسی شیخ کی روحانیت سے حاصل کی جاتی ہے تقریباً تمام سلاسل طریقت میں پائی جاتی ہے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ چونکہ نبی کریم ﷺ سے لے کر موجودہ اکابرین امت کے حالات میں اس کا تذکرہ موجود ہے۔ البتہ ترجیح پہلی نسبت کو دی جاتی ہے۔ اور تقریباً تمام سلاسل طریقت کے شجرات میں پہلی نسبت کو ہی درج کیا جاتا ہے سوائے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے، اس میں ایسا شجرہ طریقت معروف ہے جس میں چند جگہوں پر انقطاع صحبت ہے۔ (اس کو آگے چل کر ہم نقل کریں گے)۔ اس ایک شجرے میں دوسری نسبت کو ترجیح دی گئی ہے۔ جس میں بعض شیوخ نے اپنے سے مقدم شیوخ سے روحانی فیض حاصل کیا جب کہ ان کی ملاقات ثابت نہیں بلکہ اس نسبت کو حاصل کرنے والا شیخ پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔ لامحالہ یہ نسبت انہوں نے پہلے مشائخ کی روحانیت سے حاصل کی ہوگی۔ چونکہ متواتر عملی یہاں نہیں پایا جاتا اس لیے انقطاع کا اعتراض وارد ہوتا ہے۔ ان شاءاللہ آگے چل کر ان اکابر کی صحبت وتربیت کے بارے میں تحقیق عرض کی جائے گی۔ اور ان شیوخ کا سلسلہ روحانیہ بھی جو انہوں نے مقدم مشائخ سے حاصل کیا ہے اس کو بھی ذکر کیا جائے گا۔ چونکہ اس اویسیہ سلسلہ کو اکابرین تصوف نے روحانیت کے عنوان سے اپنی تالیفات میں ذکر کیا ہے جیسے حضرت مخدوم ہاشم ٹھٹھوی نے ''اتحاف الاکابر'' اور حضرت شیخ محمد گوالیاریؒ وغیرہم نے اپنے شجرات میں ذکر کیا ہے۔ مگر ہم غور کریں تو ان شجرات طریقت میں یہ نظر آتا ہے کہ اس شیخ نے اگر کسی بھی بزرگ کی روحانیت سے فیض پایا ہوتا ہے تو اس نے صحبت وتربیت کی نسبت متصلہ بھی حاصل کی ہوتی ہے۔ صحبت وتربیت کی نسبت متصلہ اگر کہیں قائم ہے تو کسی بزرگ کی روحانیت سے فیض حاصل کرنے کا اعتبار بھی کیا جاتا ہے۔ اسلاف کا طریقہ یہی ہے۔

اویسیت کیا ہے؟

اس سے قبل کہ شجرہ طریقت نقشبندیہ مجددیہ کا جائزہ لیا جائے، یہ معلوم ہو کہ بالمشافہ اور اویسیت کیا ہے؟ اس کے بارے میں ایک مطبوعہ شجرہ میں اس بات کو آسان فہم انداز میں اس طرح سمجھایا ہے:۔

ملحوظہ ۱: مشائخ طریقت کے ہاں اخذ فیض کے روحانی طریقے دو ہیں:۔ ۱۔نسبت متصلہ ۲۔نسبت اویسیہ

14

ملحوظہ ۲: سلسلہ اویسیہ بھی دو قسم کا ہے:

اول وہ سلسلہ جو حضرت فارق اعظمؓ کے خلیفہ حضرت اویس قرنیؒ سے جاری،نسبت متصلہ سے اور دوسرا سلسلہ اویسیہ وہ ہے جو کسی شیخ طریقت نے بغیر ملاقات کے کسی اور شیخ کی روحانیت سے فیض و تربیت حاصل کی ہو۔(۱)

نسبت متصلہ اور اویسیہ کا ایک مختصر سا جائزہ

ذیل میں آنے والے مذکورہ شجرہ میں نسبت متصلہ کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔صرف نسبت اویسیہ کا ذکر ہی پایا جاتا ہے۔حالانکہ جو نسبت متصلہ کی اہمیت ہے وہ اویسیہ کی نہیں ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت اویس قرنیؒ جو سید التابعین ہیں ان کی حضور نبی کریم ﷺ سے ملاقات نہیں ہوئی جب کہ ان کے بارے میں حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کو وصیت بھی فرمائی مگر صحبت کا اتصال نہ ہو سکا اس لیے ان کو صحابہؓ میں شمار نہیں کیا جاتا بلکہ ان کا تابعین میں شمار کیا جاتا ہے اور دنیا میں حضرت اویس قرنیؒ کا جو سلسلہ موجود ہے اس میں بھی نسبت متصلہ کو حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کے واسطے سے ذکر کیا جاتا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ صاحب سلسلہ نقشبندیہ کے تحت لکھتے ہیں کہ ''یوں تو سلسلہ نقشبندیہ کی کئی شاخیں ہیں مگر ہندوستان میں یہ سلسلہ بالخصوص دو ذریعوں سے پھیلا ہے ایک خواجہ محمد باقیؒ کے ذریعے دوسرا امیر ابوالعلاؒ کے حوالے سے۔پھر خواجہ محمد باقیؒ کے حوالے سے اس سلسلہ کی کئی لڑیاں ہیں ان میں سے دو بہت مشہور ہیں ایک حضرت شیخ محمد معصومؒ کی شاخ اور دوسری شیخ آدم بنوریؒ کی''۔(۲)

ان دونوں شاخوں کا تھوڑے سے فرق کے ساتھ طریقت کا ایک ہی جیسا شجرہ ہے۔ان میں سے ایک شجرہ ذیل میں نقل کرتے ہیں جو نقشبندیہ مجددیہ کا معروف شجرہ طریقت ہے۔:۔

۱۔خلیفۃ اللہ للعالمین سیدنا محمد ﷺ ۲۔حضرت سیدنا امیر المومنین ابوبکر صدیقؓ ۳۔حضرت سیدنا سلمان فارسیؓ

۴۔حضرت شیخ قاسم بن محمدؒ(۱) ۵۔حضرت امام سید جعفر صادقؒ ۶۔حضرت شیخ بایزید بسطامیؒ(۲)

۷۔حضرت شیخ ابوالحسن خرقانیؒ(۳) ۸۔حضرت شیخ ابوعلی فضل فارمدیؒ(۴) ۹۔حضرت شاہ یوسف ہمدانیؒ

۱۰۔حضرت عبدالخالق غجدوانیؒ ۱۱۔حضرت شیخ عارف ریوگریؒ ۱۲۔حضرت شیخ محمود الخیر افغنویؒ

۱۳۔حضرت شیخ عزیزان علی رامیتنیؒ ۱۴۔حضرت شیخ محمد بابا سماسیؒ ۱۵۔حضرت شیخ سید شمس الدین امیر کلالؒ

۱۶۔شیخ الطریقۃ سید بہاؤالدین محمد نقشبندیؒ ۱۷۔حضرت شیخ علاؤالدین عطارؒ ۱۸۔حضرت شیخ یعقوب چرخیؒ

۱۹۔حضرت شیخ عبیداللہ احرارؒ ۲۰۔حضرت شیخ مولانا محمد زاہدؒ ۲۱۔حضرت شیخ محمد درویشؒ

۲۲۔حضرت شیخ مولانا محمد امکنگیؒ ۲۳۔حضرت شیخ خواجہ محمد باقی باللہؒ ۲۴۔مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ

۲۵۔خواجہ محمد معصوم عروۃ الوثقی ۲۶۔حضرت شیخ سیف الدین سرہندیؒ ۲۷۔حافظ محمد محسن دہلویؒ(۵)

۲۸۔حضرت خواجہ نور محمد بدایونیؒ ۲۹۔حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید دہلویؒ ۳۰۔حضرت خواجہ غلام علی دہلویؒ

۳۱۔خواجہ مولانا شاہ ابوسعید احمدیؒ ۳۲۔حضرت مولانا شاہ احمد سعید مدنیؒ ۳۳۔حضرت حاجی دوست محمد قندھاریؒ

۳۴۔حضرت خواجہ محمد عثمان دامانیؒ ۳۵۔خواجہ محمد سراج الدین موسیٰ زئی شریفؒ ۳۶۔خواجہ محمد فضل علی قریشی مسکین پوریؒ

اب ہم مذکورہ بالا سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کا جائزہ لیتے ہیں جس میں چار انقطاع ہے اور ایک مغالطہ ہے۔

انقطاع اول: حضرت شیخ قاسم بن محمدؒ کے اوپر حضرت سلمان فارسیؓ کا نام ہے۔ جو کہ درست نہیں۔ (تفصیل آگے آرہی ہے) [14]

انقطاع ثانی: حضرت بایزید بسطامیؒ کے اوپر حضرت جعفر صادقؒ کا نام لکھا ہے جب کہ نقشبندیہ قدیمیہ کے شجرہ میں بایزید بسطامیؒ کے اوپر جعفر زکیؒ کا نام ہے پھر حضرت سید امام موسیٰ کاظمؓ کا پھر حضرت جعفر صادقؓ کا نام ہے یعنی بایزید بسطامیؒ اور حضرت جعفر صادقؓ کے درمیان دو واسطوں کا ذکر ہے۔

انقطاع ثالث حضرت شیخ ابوالحسن خرقانیؒ کے اوپر سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامیؒ کا نام ہے جب کہ دوسرے سلسلہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ کے شجرہ میں حضرت شیخ ابوالحسن خرقانیؒ اور بایزید بسطامیؒ کے درمیان تین واسطے ذکر کیے گئے ہیں۔ حضرت ابوالحسن خرقانیؒ نے صحبت و تربیت پائی حضرت شیخ ابو المظفر مولا ترک طوسی العشقیؒ سے انہوں نے حضرت شیخ بازید ابوسعید اعرابی العشقیؒ سے انہوں شیخ محمد مغربی العشقیؒ سے اور انہوں نے حضرت شیخ بایزید بسطامیؒ سے۔

انقطاع رابع مذکورہ بالا شجرہ میں ابوعلی فضل فارمدیؒ سے اوپر ابوالحسن علی خرقانیؒ کا نام ہے جب کہ نقشبندیہ مجددیہ کے ایک دوسرے شجرہ میں شیخ ابوعلی فارمدیؒ سے اوپر حضرت شیخ ابوالقاسم گورگانیؒ کا نام لکھا ہے۔ ابوعلی فضل فارمدیؒ کو پہلے شجرے میں بلا واسطہ اور دوسرے میں ایک واسطہ سے ابوالحسن خرقانیؒ کا خلیفہ ذکر کیا گیا ہے۔

ا۔ قاسم بن محمدؒ کی ملاقات حضرت سلمان فارسیؓ سے ثابت نہیں، ایک تحقیقی جائزہ

پہلی بات عرض یہ ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ ''میں (شاہ ولی اللہؒ) کہتا ہوں کہ قاسمؒ کا سلمانؓ سے حاصل کرنا ممکن نہیں سوائے باطنی اور روحانی طور پہ، یہی بات اسماء ورجال کی تحقیق کے دوران سامنے آئی واللہ اعلم (۳)

حضرت قاسم بن محمدؒ کی ملاقات حضرت سلمان فارسیؓ سے نہیں ہے۔ کتب اسماء ورجال جو اس سلسلے میں بنیادی اور معتبر کتب ہیں ان کی ورق گردانی سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضرت سلمان فارسیؓ کا سن وصال حضرت عثمان غنیؓ کی خلافت کا دور ہے اور حضرت قاسم بن محمدؒ کی پیدائش اس سے چند سال بعد میں ہے۔ حضرت سلمان فارسیؓ کی وفات سے متعلق مندرجہ ذیل عبارات ملاحظہ فرمائیں:۔

(۱) ابوعبداللہ محمد بن سعد الہاشمیؒ (۱۶۰۔۲۳۰ھ) نے الطبقات الکبریٰ میں محمد بن عمر واقدیؒ کا قول نقل کیا ہے کہ

"توفی سلمان الفارسی فی خلافة عثمان بن عفان بالمدائن"۔(۴)

(۲)۔ حافظ ابوحاتم محمد بن حبان التمیمی البستیؒ (م: ۳۵۴ھ) میں الثقات میں لکھا ہے:

"مات فی خلافة علی بالمدائن سنة ست و ثلاثین"(۵)

(۳) علامہ ابن عبدالبر، حافظ المغرب یوسف بن عبداللہ بن محمد المالکیؒ (۳۶۸۔۴۶۳ھ) نے الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں لکھا ہے:

"و توفی سنة خمس و ثلاثین فی آخر خلافة عثمان و قیل: اول سنة ست و ثلاثین و قیل: توفی فی خلافة عمر و الاول اکثر"(۶)

(۴) حافظ ابوالولید سلیمان بن خلف الباجی المالکیؒ (۴۰۳۔۴۷۴ھ) نے التعدیل والتجریح میں لکھا ہے:

"توفی بالمدائن فی خلافة عثمان"(۷)

(۵) امام علی بن محمد الجزری المعروف ابن الاثیرؒ (۵۵۵۔۶۳۰ھ) کی ''اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ'' میں بھی یہی اقوال درج ہیں (۸)

(۶) ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی المروف بحافظ ابن حجر عسقلانیؒ (۷۷۳۔۸۵۲ھ) نے تو ''الاصابہ فی تمیز الصحابۃ'' میں کئی اقوال نقل کیے ہیں ان کی عبارت ملاحظہ ہو:۔

''مات سنة ست و ثلاثین فی قول أبی عبید أو سبع فی قول خلیفة و روی عبد الرزاق عن جعفر بن سلیمان عن ثابت عن أنس:

دخل ابن مسعود علی سلمان عند الموت فھذا یدل علی أنه مات قبل ابن مسعود و مات ابن مسعود قبل سنة أربع و ثلاثین، فکأنه مات سنة ثلاث او سنة اثنتین''(۹)

علامہ ذھبیؒ نے حضرت ابن مسعودؓ کے صاحبزادے کا قول ان کی وفات کے متعلق ۳۲ھ کا نقل کیا ہے۔(۱۰)

اس شجرہ میں حضرت قاسم بن محمدؒ کا اتصال حضرت سلمان فارسیؓ سے کیا جاتا ہے حالانکہ حضرت قاسم بن محمدؒ جو فقہا سبعہ میں سے ہیں، انہوں نے نہ تو حضرت سلمان فارسیؓ کو دیکھا ہے، نہ ملاقات ثابت ہے اور نہ ہی حضرت سلمان فارسیؓ سے ان کے بارے میں کوئی وصیت موجود ہے کیوں کہ حضرت سلمان فارسیؓ کا انتقال حضرت عثمان غنیؓ کے دور میں ہوا اور حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت ۱۸ ذوالحجہ ۳۵ھ ہے جب کہ حضرت سلمان فارسیؓ کی وفات ۳۲ھ ہے جو علامہ شمس الدین ذھبیؒ نے اپنی کتاب ''سیر اعلام النبلاء'' اور حضرت علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے ''الاصابہ فی تمیز صحابہ'' میں بیان کی ہے۔

چنانچہ علامہ شمس الدین ذھبیؒ نے اپنی کتاب ''سیر اعلام النبلاء'' کے جلد نمبر ۵ صفحہ نمبر ۵۴ پر حضرت قاسم بن محمدؒ کے احوال میں لکھا ہے: ولد فی خلافة الامام علیؓ یعنی سیدنا قاسم بن محمدؒ کی ولادت حضرت سیدنا علیؓ کے خلافت کے زمانہ میں ہوئی اور حضرت علیؓ کی خلافت کا زمانہ حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کے بعد بنتا ہے۔

حافظ مزی یوسف بن عبدالرحمٰنؒ (۶۵۴۔ ۷۴۲ھ) نے ''تھذیب الکمال'' میں قاسم بن محمد بن ابی بکرؓ کے بارے میں ان کی وفات کے سال میں متعدد اقوال لکھے ہیں ۱۰۱ھ سے ۱۱۷ھ تک کے مختلف قول ہیں اور لکھا ہے کہ علامہ نے کہا ہے کہ ان کی عمر ۷۰ یا ۷۲ سال تھی۔(۱۱)

اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ''الانتباہ فی سلاسل اولیا اللہ'' کے صفحہ ۳۰ پر فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ قاسم بن محمدؒ کا حضرت سلمان فارسیؓ سے طریقت اخذ کرنا ممکن نہیں مگر باطنی جہت سے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ حضرت سلمان فارسیؓ کی صحبت و تربیت حضرت قاسم بن محمدؒ کو ظاہری طور پر حاصل نہیں جس کو نسبت متصلہ کہتے ہیں۔

مذکورہ بالا تمام حوالہ جات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت قاسم بن محمدؒ کی ملاقات یا صحبت و تربیت حضرت سلمان فارسیؓ سے نہیں ہوئی لامحالہ حضرت قاسم بن محمدؒ اور حضرت سلمان فارسیؓ کے درمیان کوئی واسطہ ضرور ہے جو اس مذکورہ بالا شجرہ میں ساقط ہے۔ اسماء و رجال کی کتابیں دیکھنے سے پتا چلتا ہے کہ دراصل حضرت قاسم بن محمدؒ نے صحبت و تربیت پائی ہے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے، انہوں نے حضرت سلمان فارسیؓ کی صحبت و تربیت اٹھائی۔ نورانی شجرہ شریف (جو سخی حسن شاہ نقشبندی الہٰ آبادی کے شجرات پر مشتمل ہے) کے شجرہ مبارکہ نورانی سیزدہم کے ذیل میں صفحہ نمبر ۴۰ پر جو شجرہ لکھا ہے اس میں حضرت قاسمؒ اور حضرت سلمان فارسیؓ کے درمیان محمد بن ابوبکر صدیقؓ کا واسطہ درج ہے۔ اگر چہ یہ بات محل نظر ہے کہ جب حضرت محمد بن ابی بکرؓ کو مصر میں قتل کیا گیا ہے اس وقت حضرت قاسم بن محمدؒ کی عمر تقریبا ۴، ۵ سال تھی اور محمد بن ابی بکرؓ کی ملاقات یقینا حضرت سلمان فارسیؓ سے ہوئی ہوگی۔ مکمل شجرہ ہم آخر میں لکھیں گے جس میں تمام واسطے صحبت و تربیت والے ہوں گے۔

۲۔ سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامیؒ جن کا نام طیفور ہے، ان کی پیدائش بسطام میں ۱۳۶ھ میں ہے اور وفات ۲۳۴ھ اور ایک روایت میں ۲۶۱ھ میں ہے۔

(۱) ''حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ'' صفحہ ۲۷ پر حضرت بایزید بسطامیؒ کے متعلق لکھا ہے کہ ''حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامیؒ ۱۳۶ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کو حضرت امام جعفر صادقؓ سے انتساب ہے اور آپ کی تربیت و روحانیت حضرت امام صاحب سے ہوئی کیوں کہ آپ کی پیدائش حضرت امام صاحب کے بعد ہوئی ہے۔ اگر چہ تذکرہ اولیاء کی بعض حکایات سے پایا جاتا ہے کہ آپ کو حضرت امام صاحب کی صحبت نصیب ہوئی لیکن تحقیق یہی ہے کہ آپ نے حضرت امام صاحب کو نہیں دیکھا'' (۱۲)

اس مذکورہ بالا حوالے کا اگر جائزہ لیا جائے تو اس میں کئی باتیں سامنے آتی ہیں:۔

ا۔ حضرت بایزید بسطامیؒ کی پیدائش ۱۳۶ھ نہیں ہے۔ کیوں کہ اگر اس سن کو حضرت شیخ بایزید بسطامیؒ کی پیدائش مان لیا جائے تو پھر یقینا حضرت امام جعفر صادقؓ سے ملاقات کا ہونا بعید نہیں ہے کیوں کہ حضرت امام صاحب کی وفات ۱۴۸ھ میں ہے۔

ب۔ مذکورہ بالا حوالے میں لکھا ہے کہ آپ کی تربیت روحانی حضرت امام صاحب سے ہوئی کیوں کہ آپ کی پیدائش حضرت امام صاحب کے بعد ہوئی ۔اس سے معلوم ہوا کہ آپ کی پیدائش ۱۳۶ھ میں نہیں ہے۔

ج۔اس حوالے میں درج ہے کہ اگر چہ تذکرہ اولیاء کی بعض روایات میں پایا جاتا ہے کہ آپ کو حضرت امام جعفر صادق اولؒ کی صحبت نصیب ہوئی ہے لیکن تحقیق یہی ہے کہ آپ نے حضرت امام جعفر صادقؓ کو نہیں دیکھا۔

(۲) حضرت مجدد صاحب کے سلسلہ عالیہ کی ''حضرات قدسیہ'' نامی کتاب میں حضرت بایزید بسطامیؒ کے حالات کے تحت لکھا ہے کہ:

''حضرت امام جعفرؓ صاحب کے فیض روحانی سے مرتبہ کمال کو پہنچے۔ ولادت ۱۳۴ھ وفات ۱۶۱ھ (۱۳)۔''

(۳) حضرت جامیؒ نے نفحات الانس میں دو تاریخ وفات لکھیں ہیں۔ ۲۶۱ھ اور ۲۶۴ھ اور اول کو صحیح تر کہا ہے۔ (۱۴)

(۴)۔ مشائخ طریقہ نقشبندیہ مجددیہ (حضرت مجدد الف ثانیؒ تک) قاضی عالم الدین نقشبندیؒ حضرت بایزید بسطامیؒ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''آپ اپنے زمانے کے تمام اولیا میں سے اعلیٰ اور افضل ولی اور حضرت امام جعفر صادق کے اجل و اکمل خلیفہ تھے۔۔۔۔''

آگے لکھتے ہیں کہ:

''آپ کو حضرت جعفر صادقؓ کے ساتھ ظاہری صحبت نصیب نہیں ہوئی بلکہ آپ کو ان سے روحانی اور اویسی نسبت ہے کیوں کہ آپ کا ظہور امام جعفرؓ کے انتقال سے کئی سال بعد ہوا ہے آپ قصبہ بسطام میں ۱۳۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۵ شعبان ۲۶۱ھ کو جمعہ کے دن نتقال فرمایا۔ (۱۵)

(۵) ارشادِ رحیمیہ از محمد عبدالرحیمؒ (والد ماجد شاہ ولی اللہؒ) لکھتے ہیں: ''ونسبت ارادت شیخ ابو یزید بحضرت امام جعفر صادق استؓ وبنقل صحیح ثابت شدہ ست کہ ولادت شیخ ابو یزید نیز بعد از وفات حضرت امام ست و تربیت حضرت امام وی را بحسب معنی و روحانیت بودہ است نہ بحسب ظاہر۔۔۔

ترجمہ: نسبت ارادت شیخ ابو یزید کی حضرت امام جعفر صادقؓ سے ہے اور صحیح نقل سے ثابت ہوا ہے کہ ولادت حضرت شیخ ابو یزید کی بھی بعد وفات حضرت امام جعفر صادقؓ کے ہے اور تربیت امام کی شیخ ابو یزید کو بحسب معنی اور روحانیت کے بحسب ظاہر نہیں۔ (۱۶)

(۶) مشائخ طرق اربعہ (طرق خواجہ باقی باللہ) میں لکھا ہے کہ:

''شیخ ابوالحسن خرقانی وایشاں را بہ شیخ بایزید بسطامی وایشاں را بہ امام جعفر صادق۔۔'' (۱۷)

(۷) مولانا سید زوار حسین شاہ لکھتے ہیں کہ:

''حضرت شیخ بایزید بسطامی قدس سرہٗ: آپ کا اسم گرامی طیفور (ابن عیسیٰ بن آدم بن شروسان) کنیت ابو یزید اور لقب سلطان العارفین ہے آپ کے دادا آتش پرست تھے پھر مسلمان ہوئے آپ حضرت امام جعفر صادقؓ کی روحانیت سے اویسی طریقہ پر فیض یافتہ ہیں''۔ (۱۸)

(۸) بعض کتب میں آپ کی لقائے صوری اس طرح مذکور ہے۔

''عن الامام علی الرضا عن الامام موسیٰ الکاظم عن الامام جعفر صادق''۔

اس صورت میں حضرت موسیٰ کاظمؒ سے پہلے امام علی رضاؒ ہیں جب کہ ماقبل میں جو شجرہ دیا گیا ہے اس میں حضرت جعفر صادق ذکیؒ ہیں۔

اور ایک شجرہ میں یہ لکھا گیا ہے کہ حضرت بایزید بسطامیؒ نے حضرت امام جعفر صادقؓ کا زمانہ نہیں پایا بلکہ امام جعفر صادقؓ کے پوتے حضرت امام جعفر ذکیؒ کی صحبت پائی ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ اور اکثر مشائخ طریقت کی یہی رائے ہے۔

اب ہم مذکورہ بالا حوالہ جات کا ایک تحقیق جائزہ لیتے ہیں جس سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ حضرت بایزید بسطامیؒ کی ملاقات حضرت امام جعفر صادقؓ سے نہیں ہوئی۔ تو لامحالہ حضرت بایزید بسطامیؒ نے حضرت امام جعفر صادقؓ کی روحانیت سے فیض حاصل کیا ہوگا۔ اور سب حوالہ جات میں ظاہری ملاقات کہیں بھی ثابت نہیں ہوتی۔ کیوں کہ اگر حضرت بایزید بسطامیؒ ۱۳۶ھ میں بسطام میں پیدا ہوئے اور جب کہ حضرت امام جعفر صادقؓ کی ۱۴۸ھ میں مدینہ منورہ میں وفات ہوئی۔ اس عرصہ میں حضرت امام جعفرؓ کا کوئی سفر خراسان کی طرف کا نہیں ہوا اور نہ ہی حضرت بایزید کا مدینہ کی طرف کوئی سفر ہوا اس لیے کسی طرح بھی

ملاقات ثابت نہیں ہوتی۔ لامحالہ حضرت بایزید بسطامیؒ نے حضرت امام جعفر صادقؓ کے پوتوں حضرت امام علی رضاؒ اور جعفر صادق ذکیؒ کی صحبت اٹھائی ہو گی۔ کیوں کہ ان دونوں حضرات کا قیام شہر طوس میں رہا۔ جس کو آج کل مشہد کہتے ہیں۔ اور بسطام طوس کے مضافات میں ہے۔ اس اختلاف[14] کی بنیاد حضرت امام جعفر صادقؓ کے پوتے جعفر صادق ثانیؒ کا ہم نام ہونا ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ فتویٰ عزیزی کے صفحہ ۵۱۰ پر فرماتے ہیں کہ حضرت بایزید بسطامیؒ مرید تھے حضرت جعفرؒ پسر حضرت موسیٰ کاظمؒ کے پسر حضرت جعفر صادقؓ کے، کیوں کہ آپ کا لقب بھی صادق تھا اس لیے آپ کو حضرت جعفرؓ بن حضرت باقرؒ سمجھ لیا گیا ہے جو کہ آپ کے دادا تھے۔ (۱۹)

اوپر کے تمام حوالہ جات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ حضرت بایزید بسطامیؒ نے ظاہری طور پر حضرت امام جعفر صادقؓ کی صحبت نہیں پائی البتہ یہ معلوم ہو گیا کہ انہوں نے حضرت امام علی رضاؒ یا ان کے بھائی جعفر صادق ثانیؒ کی صحبت میں حاضری ضرور دی ہو گی اور یہ قرین قیاس بھی ہے کیوں کہ امام علی رضاؒ اور ان کے بھائی مشہد میں مقیم رہے ہیں جیسا کہ گذرا اور امام علی رضاؒ کا مزار بھی وہیں ہے۔ اور بسطام کا علاقہ بھی مشہد کے قریب ہے۔

حضرت جعفر صادق ثانیؒ سے ملاقات کی تائید ''تذکرۃ الاولیا'' کی اس عبارت سے بھی ہوتی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ روایت ہے کہ ایک دن آپ (بایزید قدس سرہٗ) امام جعفر صادقؓ کی خدمت میں بیٹھے تھے حضرت امام نے فرمایا کہ بایزید وہ کتاب طاق سے اٹھا کر دے دو آپ نے فرمایا کہ کون سے طاق سے حضرت امام نے فرمایا کہ ایک عرصہ سے تم یہاں رہتے ہو۔ اور ابھی تک تم کو طاق کا پتہ نہیں۔ آپ نے عرض کیا کہ مجھے اس سے کیا کام کہ آپ کی موجودگی میں سر اٹھاؤں میں کوئی سیر کرنے کے لیے یہاں حاضر نہیں ہوا۔ حضرت امام نے فرمایا کہ اگر ایسا معاملہ ہے تو واپس بسطام تشریف لے جاؤ تمہارا کام ختم ہو گیا۔ (۲۰)

اس مذکورہ بالا عبارت سے یہ معلوم ہوا کہ کتاب کے ضمن میں جو گفتگو ہوئی یہ کسی زندہ شخصیت کے ساتھ تو ہو سکتی ہے مگر وفات شدہ شخصیت کے ساتھ یہ گفتگو نہیں ہو سکتی بالخصوص یہ جملہ کہ میں کوئی سیر کرنے کے لیے حاضر نہیں ہوا اور پھر امام صاحب کا یہ فرمانا کہ واپس بسطام تشریف لے جاؤ تمہارا کام ختم ہو گیا۔ اس سے اندازہ ہوا کہ یہ گفتگو حضرت جعفر صادق ثانیؒ صاحب سے ہوئی ہو گی نہ کہ حضرت جعفر صادق اولؒ صاحب سے۔

قارئین کرام! حضرت بایزید بسطامی قدس سرہٗ کے مشائخ طریقت کی چھان بین کرنے سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ طریقت کی لائن میں حضرت بایزید بسطامیؒ نے چار مشائخ سے بالمشافہ صحبت و تربیت پائی۔ سلسلہ فاروقیہ میں حضرت محمد بن فارس بلخیؒ سے، سلسلہ صدیقیہ اور علویہ میں حضرت امام علی رضاؒ اور ان کے بھائی جعفر صادقؒ ثانی سے، اسی طرح سلسلہ صدیقیہ اور علویہ میں ابو سلیمان داؤد طائیؒ سے۔

اب ہم ان چاروں مشائخ کا سلسلہ طریقت ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

۱۔ سلسلہ فاروقیہ:۔

۱۔ ابو سعید الخرازؒ کے سلسلہ طریقت میں یوں شجرہ درج ہے:

ابو سعید الخرازؒ نے صحبت و تربیت پائی حضرت ابو عبداللہ حسن المسوجیؒ سے، انہوں نے حضرت ابو تراب عسکر نخشیؒ سے، انہوں نے حضرت بایزید بسطامیؒ سے انہوں نے محمد بن فارس بلخیؒ سے، انہوں نے ابو عبدالرحمٰن حاتم اصمؒ سے انہوں نے حضرت ابو علی شقیق بلخیؒ سے، انہوں نے حضرت ابراہیم بن ادھمؒ سے، انہوں نے حضرت مالک بن دینارؒ سے انہوں نے حضرت ابو مسلم خولانیؒ سے، انہوں نے حضرت عمرؓ سے۔

۲۔ سلسلہ صدیقیہ (نسبت اول)

حضرت بایزید بسطامیؒ نے صحبت و تربیت پائی حضرت جعفر صادق ذکیؒ سے یا ان کے بھائی امام علی رضاؒ سے اور ان دونوں نے اپنے والد حضرت موسیٰ الکاظمؒ سے، انہوں نے اپنے والد امام جعفر صادقؓ سے، انہوں نے اپنے نانا حضرت قاسم بن محمدؓ سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے یا اپنے والد محمد بن ابی بکر صدیقؓ سے ان دونوں نے حضرت سلمان فارسیؓ سے، انہوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے۔

۳۔سلسلہ علویہ (نسبت اول)

14

حضرت امام جعفر صادقؓ نے صحبت وتربیت پائی اپنے والد حضرت امام محمد باقرؒ سے انہوں نے اپنے امام علی زین العابدینؓ سے انہوں نے اپنے والد حضرت امام حسینؓ نے انہوں نے اپنے والد حضرت علیؓ سے۔

۴۔نسبت صدیقیہ ثانی:

حضرت بایزید بسطامیؒ نے صحبت وتربیت پائی حضرت ابوسلیمان داؤ طائیؒ سے انہوں نے ابومسلم حبیب رائیؒ سے انہوں نے حضرت سلمان فارسیؓ سے انہوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے۔

۵۔نسبت علویہ ثانیہ :

حضرت داؤ طائی نے صحبت وتربیت پائی حضرت ابونصر حبیب عجمیؒ سے انہوں نے حضرت خواجہ حسن بصریؒ سے انہوں نے بواسطہ کمیل بن زیاد نخعیؒ سے انہوں نے حضرت عثمان غنیؓ اور بلا واسطہ حضرت علیؓ سے۔

ان مذکورہ بالانسبتوں کے علاوہ ایک جامع نسبت جو حضرت بایزید بسطامیؒ کو بالمشافہ حاصل ہے وہ اس طرح کہ حضرت بایزید بسطامیؒ نے صحبت و تربیت پائی حضرت ابوسلیمان داؤ دطائی سے، انہوں نے حضرت فضیل بن عیاض مکیؒ سے، انہوں نے حضرت علاء ابن مسیبؒ سے، انہوں نے حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ عثمانؓ وعلیؓ سے اور ابودرداءؓ کی صحبت پائی۔ ان سب نے حضور نبی کریم ﷺ کی صحبت اٹھائی۔ یہ ساری نسبتیں صحبت وتربیت کی بالمشافہ ہیں۔

تیسراانقطاع

مذکورہ بالا شجرہ میں حضرت شیخ ابوحسن علی خرقانیؒ کا انتساب بطور خلیفہ حضرت بایزید بسطامیؒ سے درج ہے۔ جب کہ حضرت ابوالحسن علی خرقانیؒ کی ملاقات صحبت وتربیت حضرت بایزید بسطامیؒ سے نہیں ہے۔

مولانا عبدالرحیم صاحب ارشاد رحیمیہ میں لکھتے ہیں:

وایشاں را حضرت شیخ ابوالحسن گورگانی وشیخ ابوالقاسم را از انتساب در علم باطن بدو جانب ست یکے شیخ ابوالحسن خرقانی و وے را شیخ ابویزید بسطامی ست۔ وولادت شیخ ابوالحسن بعداز وفات شیخ ابویزید ست۔ ومدت تربیت ابویزید وے را بحسب باطن وروحانیت بوداست نہ بظاہر درصورت۔

ترجمہ: اوران کو شیخ ابوالقاسم گرگانیؒ سے اور شیخ ابوالقاسمؒ کو علم باطن میں نسبت دو جانب سے ہے۔ ایک تو شیخ ابوالحسن خرقانیؒ سے اور شیخ ابوالحسن خرقانیؒ کو شیخ ابویزیدؒ سے، وفات کے بعد۔ اور ابویزید بسطامیؒ سے ان کو تربیت روحانی طور پر ہے، ظاہر میں نہیں ہے۔ (۲۱)

شیخ ابوالحسن خرقانی کو تصوف میں سلطان العارفین شیخ ابویزید بسطامی سے نسبت ہے آپ کو سلوک میں روحانیت کی تربیت حضرت شیخ بسطامیؒ نے ہی دی تھی شیخ ابوالحسن خرقانیؒ کی ولادت شیخ ابویزید بسطامیؒ کی وفات کے ایک مدت بعد ہوئی تھی۔ (۲۲)

تحقیقی جائزہ

یہاں یہ بات واضح ہوئی کہ حضرت ابوالحسن علی خرقانیؒ کی ظاہری ملاقات حضرت بایزید بسطامیؒ سے نہیں ہوئی۔ یعنی ظاہری طور پر صحبت وتربیت حضرت ابوالحسن خرقانیؒ کی حضرت بایزید بسطامیؒ سے نہیں ہوئی۔ دوسرے معنوں میں صحبت کا متواتر عمل نہیں ہے بلکہ انقطاع ہے تو لامحالہ حضرت بایزید بسطامیؒ او ر ابوالحسن خرقانیؒ کے درمیان کچھ واسطے مفقود ہیں کیوں کہ شجرے میں بنیاد ظاہری صحبت وتربیت ہوتی ہے۔ مشائخ کی کتب سیر سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت ابوالحسن خرقانیؒ نے ظاہری طور پر صحبت وتربیت پائی ہے دوشیوخ سے:۔

ا۔ ان میں سے پیر ہرات حضرت عبداللہ انصاریؒ کے شجرے میں یوں ہے کہ:۔ ابوالحسن خرقانیؒ نے صحبت وتربیت پائی غوث وقت ابوالعباس احمد

قصاب عاملیؒ سے، انہوں نے حضرت شیخ عبداللہ طبریؒ سے انہوں نے حضرت ابومحمد احمد الحریری بغدادیؒ سے، انہوں نے سید الطائفہ حضرت جنید بغدادیؒ سے۔

۲۔ستاریہ سلسلے کے شجرہ میں ہے کہ: حضرت ابوالحسن خرقانیؒ نے صحبت و تربیت پائی ابوالمظفر مولا ترک طوسیؒ العشقی سے انہوں[14] نے ابوسعید بازید اعرابی العشقیؒ سے انہوں نے حضرت مولانا محمد مغربیؒ العشقی سے انہوں نے سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامیؒ سے۔

اسی طرح سلسلہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ میں بھی حضرت ابوالحسن خرقانیؒ اور حضرت بایزید بسطامیؒ کے درمیان مذکورہ بالا تین واسطے درج ہیں جو سلسلہ ستاریہ میں ہم ذکر کر چکے ہیں نیز مولانا سید زوار حسین شاہ صاحبؒ نے بھی ''عمدۃ السلوک'' میں ان تین مذکورہ بالا واسطوں کا ذکر کیا ہے۔

چوتھا انقطاع

چوتھا انقطاع یہ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت ابوالحسن خرقانیؒ کی ملاقات حضرت ابوعلی فارمدیؒ سے ثابت نہیں ہے جب کہ بعض شجروں میں ابوعلی فارمدیؒ کو حضرت ابوالحسن خرقانیؒ کا خلیفہ لکھا گیا ہے۔اس کے بارے میں عرض یہ ہے کہ حضرت ابوالحسن خرقانیؒ کی وفات ۴۲۵ھ میں ہے اور شیخ ابوعلی فارمدیؒ کی پیدائش ۴۳۴ھ طوس میں ہوئی۔اس لیے کسی طور پر بھی ملاقات کا امکان نہیں ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ابوعلی فارمدیؒ نے روحانی طور پر بعد از وفات حضرت ابوالحسن خرقانیؒ سے فیض پایا ہو۔تاہم ظاہری ملاقات نہیں ہوئی حضرت ابوعلی فارمدیؒ نے درج ذیل مشایخ سے صحبت و تربیت پائی ہے جن کا شجرہ ہم حضرت جنید بغدادیؒ تک درج کر رہے ہیں:۔

۱۔حضرت ابوعلی فارمدیؒ نے صحبت و تربیت اٹھائی حضرت ابوسعید ابوالخیرؒ کی انہوں نے حضرت ابوالعباس احمد قصابؒ کی انہوں نے حضرت عبداللہ طبریؒ کی، انہوں نے حضرت ابومحمد احمد حریریؒ کی انہوں نے سید الطائفہ حضرت جنید بغدادیؒ کی۔

۲۔حضرت ابوعلی فارمدیؒ نے صحبت و تربیت پائی حضرت ابوالقاسم عبدالکریم قشیریؒ سے انہوں نے ابوعلی حسن دقاقؒ سے انہوں نے حضرت ابراہیم ابوالقاسم نصر آبادیؒ سے انہوں نے حضرت ابوبکر شبلیؒ سے انہوں نے سید الطائفہ حضرت جنید بغدادیؒ سے۔

۳۔حضرت ابوعلی فارمدیؒ نے صحبت و تربیت پائی حضرت ابوالقاسم گرگانیؒ سے انہوں نے حضرت ابوالحسن خرقانیؒ سے۔حضرت ابوالحسن خرقانیؒ کی دو نسبتیں ہیں جو ہم ذکر کر چکے ہیں اور سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت ابولقاسم گرگانیؒ کی نسبت کو ذکر کیا جاتا ہے۔

۴۔حضرت ابوعلی فارمدیؒ نے صحبت و تربیت پائی حضرت سید علی ھجویریؒ سے انہوں نے حضرت ابوالفضل محمد بن حسین ختلیؒ سے انہوں نے حضرت ابوالحسن حصریؒ سے انہوں نے حضرت خواجہ ابوبکر شبلیؒ سے انہوں نے سید الطائفہ حضرت جنید بغدادیؒ سے۔

۵۔حضرت ابوعلی فارمدیؒ نے روحانی طور پر تربیت پائی حضرت ابوالحسن خرقانیؒ سے مگر یہ ظاہری صحبت نہیں ہے۔

مغالطہ نمبر ۵ اور اس کی وضاحت

مذکورہ بالا شجرہ میں حضرت حافظ محمد محسن دہلویؒ کو حضرت سیف الدین سرہندیؒ کا خلیفہ اور سید نور محمد بدایونیؒ کا شیخ ظاہر کیا گیا ہے۔اصل حقیقت یہ ہے کہ حضرت سید نور محمد بدایونیؒ نے دو مشائخ سے صحبت و تربیت پائی۔اول سیف الدین سرہندیؒ سے بعدہٗ حضرت حافظ محمد محسن دہلوی سے جو سیف الدین سرہندیؒ کے خلیفہ نہیں ہیں بلکہ انہوں نے نقشبندیہ اور باقی سلاسل میں صحبت و تربیت پائی حضرت شاہ نور الحق دہلویؒ سے انہوں نے اپنے والد حضرت عبدالحق محدث دہلویؒ سے انہوں نے حضرت خواجہ باقی باللہؒ، حضرت عبدالوہاب متقی مکیؒ، جمال الدین موسیٰ گیلانی ملتانیؒ، حضرت ابوالمعالی شیر گڑھیؒ، سیف الدین لاہوریؒ، میاں میر محمد قادری لاہوریؒ، حضرت ملا علی قاریؒ اور اپنے ماموں رزق اللہ مشتاقیؒ سے اور حضرت حافظ محمد محسن دہلویؒ کو سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں حضرت خواجہ محمد معصوم عروۃ الوثقیٰؒ سے خلافت حاصل تھی۔اس لیے حضرت سید نور محمد بدایونیؒ نے ان سلاسل کا روحانی فیض حضرت حافظ محمد محسن دہلویؒ سے حاصل کیا۔

سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کا متصل طریق:

حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں:

''ہماری صحبت اور طریقت و سلوک حاصل کرنے کا سلسلہ صحیح اور متصل و مسلسل سند کے ذریعہ آنحضور ﷺ تک ثابت ہے درمیان میں کوئی

واسطہ منقطع نہیں ہے۔۔۔۔۔

14

کچھ آگے چل کر لکھتے ہیں کہ:

''اس بندہ ضعیف نے اپنے والد کی صحبت اٹھائی اور انہوں نے تین بزرگوں کی اس میں سے دو بزرگوں کا سلسلہ حضرت خواجہ محمد باقیؒ تک پہنچتا ہے (دوسرے بزرگ کا سلسلہ نقل کیا جاتا ہے): خواجہ محمد باقیؒ خواجہ محمد امکنگیؒ کے صحبت یافتہ وہ اپنے والد مولانا محمد درویشؒ کے وہ مولانا محمد زاہدؒ کے وہ خواجہ عبیداللہ احرارؒ کے اور وہ امیر ابوالعلاءؒ کے صحبت یافتہ تھے، امیر ابوالعلاءؒ امیر عبداللہؒ کے صحبت یافتہ وہ امیر یحییٰؒ کے وہ خواجہ عبدالحقؒ کے اور وہ خواجہ عبیداللہ احرارؒ کے صحبت یافتہ تھے۔خواجہ عبیداللہ احرارؒ نے بہت سارے مشائخ کی صحبت پائی ان میں بزرگ ترین خواجہ محمد باباسماسیؒ اور ان کے خلیفہ امیر سید کلالؒ ہیں۔خواجہ محمد باباسماسیؒ، خواجہ علی الرامیتنیؒ کے صحبت یافتہ تھے وہ خواجہ محمود ابولخیر فغنویؒ (بخارا کا ایک گاؤں) کے وہ خواجہ عارف ریوکریؒ (بخارا کا ایک قصبہ) کے وہ خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ (بخارا کا ایک موضع) وہ خواجہ یوسف ہمدانیؒ کے اور وہ حضرت علی فارمدیؒ (طوس کا قصبہ) کے صحبت یافتہ تھے۔حضرت علی فارمدیؒ نے کئی مشائخ کی صحبت اٹھائی ان میں دو نمایاں ترین ہیں ایک امام ابوالقاسم قشیریؒ (قشیر قبیلہ کا نام ہے) وہ ابوعلی الدقاقؒ کی صحبت میں رہے وہ ابوالقاسم نصر آبادیؒ اور وہ حضرت شبلیؒ اور وہ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادیؒ کی صحبت میں رہے، حضرت علی فارمدیؒ کے دوسرے شیخ خواجہ ابوالقاسم گرگانیؒ ہیں ان کے مرشد ابوعثمان مغربیؒ ان کے مرشد ابوعلی کاتبؒ ان کے مرشد ابوعلی رودباریؒ اور ان کے مرشد حضرت جنید بغدادیؒ ہیں۔حضرت جنید بغدادیؒ اپنے ماموں سری سقطیؒ کے صحبت یافتہ تھے اور وہ معروف کرخیؒ کے حضرت معروف کرخیؒ نے کئی مشائخ سے فیض حاصل کیا۔ان میں دو انتہائی معتبر نام یہ ہیں:
پہلے امام علی بن موسیٰ رضاؒ ہیں۔آپ اپنے والد موسیٰ کاظم کے، وہ اپنے والد امام جعفر صادقؒ کے، وہ اپنے والد امام محمد باقرؒ کے، وہ اپنے والد امام زین العابدینؒ کے، وہ اپنے والد امام حسینؒ کے، وہ اپنے والد امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؓ کے اور وہ سید المرسلین ﷺ کے صحبت یافتہ تھے۔(۲۳)

اور آگے یہی شجرہ نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

واضح رہے کہ آج تک جو سلسلہ محفوظ چلا آیا ہے اس کی بنیاد حضرت جنید بغدادیؒ ہیں، خرقہ بھی وہی صحیح ہے جو حضرت جنید بغدادیؒ کے واسطے سے آیا ہے۔(۲۴)

اس بات کو ''تذکرۃ الرشید'' میں نہایت سہل انداز سے واضح کیا گیا ہے۔خاندان عالیہ نقشبندیہ قدوسیہ۔۔۔۔۔۔ کے تحت لکھا ہے:۔

''نیز اس سلسلہ عالیہ کی اجازت حضرت امام ربانی قدس سرہٗ کو اٰیۃٌ من آیات اللہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے توسط سے بھی حاصل ہے بایں طور پر کہ: مرشدنا گنگوہی قدس سرہٗ از اعلیٰ حضرت حاجی امداداللہ شاہ از میاں جی نور محمد از حضرت سید احمد شہید از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی از شاہ ولی اللہ از شاہ عبدالرحیم از سید عبداللہ از سید آدم بنوری از امام ربانی شیخ مجدد الف ثانی از خواجہ باقی باللہ از خواجہ امکنگی از مولانا زاہد از خواجہ عبیداللہ احرار از مولانا یعقوب چرخی از خواجہ علاؤالدین عطار از امام الطریقت خواجہ بہاؤالدین نقشبند تا سرور عالم ﷺ۔اور اس سلسلہ کا نام نقشبندیہ مجددیہ ولی الٰہیہ ہے''۔(۲۵)

اس سے قبل کہ ہم ایک صحبت وتربیت کا سلسلہ مجددیہ تحریر کریں عرض یہ ہے کہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ جس میں صحبت وتربیت کی نسبت متصلہ یعنی جو عمل متواتر صحبت کا ہے، اسکی بھی کئی طرح سے نسبت حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ تک پہنچتی ہے۔ذیل میں ہم ایک ایسا ہی شجرہ ابوعلی فارمدیؒ سے حضور ﷺ تک درج کررہے ہیں جس میں تمام مشائخ شجرہ کی صحبت وتربیت متصلہ ثابت ہے جو درج ذیل ہے:۔

حضرت شیخ ابوعلی فضل فارمدیؒ کو صحبت وتربیت حاصل ہے حضرت ابوالقاسم گرگانیؒ سے ان کو ابوالحسن خرقانیؒ سے ان کو ایک نسبت ابی المظفر مولا ترک طوسی العشقیؒ سے، ان کو بازید ابوسعید اعرابی العشقیؒ سے، ان کو حضرت شیخ محمد مغربی العشقیؒ سے، ان کو سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامیؒ سے ان کی دو نسبتیں ہیں:۔

حضرت بایزید بسطامیؒ کی پہلی نسبت

14

حضرت بایزید بسطامیؒ کو پہلی نسبت حاصل ہے حضرت جعفر صادقؒ ثانی سے ان کو اپنے والد حضرت موسیٰ الکاظمؒ سے ان کو اپنے والد جعفر صادقؒ سے ان کو اپنے نانا قاسم بن محمدؒ سے ان کو حضرت عبداللہ ابن عباسؓ اور اپنے والد محمد بن ابی بکر صدیقؓ سے ان دونوں کو حضرت سلمان فارسیؓ سے اور ان کو حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ کی دوسری نسبت

حضرت بایزید بسطامیؒ کو دوسری نسبت حاصل ہے حضرت ابوسلیمان داؤ طائیؒ سے، ان کو ابومسلم حبیب رائیؒ سے ان کو حضرت سلمان فارسیؓ سے ان کو حضرت ابوبکر صدیقؓ سے۔

ابوالحسن خرقانیؒ کی دوسری نسبت

حضرت ابوالحسن خرقانیؒ کو دوسری نسبت حاصل ہے حضرت ابوالعباس احمد قصاب عاملیؒ سے ان کو حضرت عبداللہ طبریؒ سے ان کو ابومحمد احمد حریریؒ سے ان کو حضرت سید الطائفہ جنید بغدادیؒ سے ان کو حضرت شیخ سری سقطیؒ سے ان کو حضرت شیخ معروف کرخیؒ سے، ان کی دو نسبتیں ہیں:

اول

حضرت شیخ معروف کرخیؒ کو پہلی نسبت حاصل ہے حضرت امام علی رضاؒ سے، آگے وہی شجرہ ہے جو حضرت بایزید بسطامیؒ کی نسبت اول میں مذکور ہوا۔

دوم

حضرت معروف کرخیؒ کو دوسری نسبت حاصل ہے حضرت داؤ دطائیؒ سے، جس سے آگے کا شجرہ حضرت بایزید بسطامیؒ کی دوسری نسبت میں مذکور ہو چکا۔
نیز اس سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں بعض بزرگوں نے بعض مشائخ سے روحانی فیض پایا ہے جیسے حضرت بہاؤالدین نقشبندؒ نے روحانی فیض پایا حضرت شیخ محمود الانجیر افغنویؒ سے انہوں نے حضرت عبدالخالق غجدوانیؒ سے۔ حضرت ابوعلی فارمدیؒ نے ابوالحسن خرقانیؒ کی روحانیت سے انہوں نے حضرت بایزید بسطامیؒ کی روحانیت سے انہوں نے حضرت جعفر صادقؒ اول کی روحانیت سے۔ حضرت قاسم بن محمدؒ نے حضرت سلمان فارسیؓ کی روحانیت سے فیض پایا اگرچہ بظاہر ان کی حضرت سلمان فارسیؓ سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔

ان چند سطور لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ چند اہل حل وعقد حضرات سلسلہ نقشبندیہ کا ایک ایسا شجرہ مرتب کریں جس میں صرف ان مشائخ کا نام درج ہو جن کی آپس میں ملاقات وخلافت ثابت ہو بھلے سے اویسی نسبت بعد میں یا حاشیہ میں درج کر دی جائے کیوں کہ اصل نسبت کے حصول کا طریق نسبت متصلہ کے ذریعہ ہے نہ کہ اویسیت کے ذریعے، اور بیعت وارشاد بھی اسی سلسلہ میں کی جاتی ہے جس میں ظاہری لقا وخلافت ہو تو شجرات میں ایسے نام کیوں درج کئے جاتے ہیں جو کئی سال پہلے اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔ امید ہے کہ برادران سلسلہ نقشبندیہ اس سلسلہ میں پیش رفت فرما کر ایک حتمی شجرہ مرتب فرمائیں گے۔ **فجزاھم اللہ عن سائر المسلمین۔**

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار انند
کہ برند ازرہِ پنہاں بہ حرم قافلہ

(جامی)

فہرست

(۱)شجرہ مبارکہ سلاسل طریقت، ۱۴۳۴ھ۔ط: خانقاہ عالیہ زکریا کبیروالا۔

(۲)الانتباہ فی سلاسل اولیا اللہ: ص: ۷۔۱۴۔شاہ ولی اللہ دہلویؒ، مترجم: سید محمد فاروق القادری، تصوف فاؤنڈیشن لاہور۔ اشاعت: ۱۴۲۰ھ ۱۹۹۹۔م

(۳)الانتباہ فی سلاسل اولیا اللہ: شاہ ولی اللہ دہلویؒ، مترجم: سید محمد فاروق القادری، ص: ۱۴۹۔ ۱۵۰۔تصوف فاؤنڈیشن لاہور۔ اشاعت: ۱۴۲۰ھ ۱۹۹۹۔م

(۴)ابو عبداللہ محمد بن سعد الھاشمی (۱۶۰۔۲۳۰ھ) الطبقات الکبری: ج: ۴ص: ۹۳، الطبقۃ الثانیۃ من المھاجرین والانصار۔ط: دار الصادر، بیروت۔

(۵) حافظ ابو حاتم محمد بن حبان التیمی البستی (م: ۳۵۴ھ) الثقات: ج: ۳ص: ۱۵۷۔ط: دارالفکر، ۱۹۷۵ء۔

(۶) علامہ ابن عبدالبر، حافظ المغرب یوسف بن عبداللہ بن محمد المالکی (۳۶۸۔ ۴۶۳ھ) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب: ج: ۱ص: ۱۹۲۔

(۷) حافظ ابو الولید سلیمان بن خلف الباجی المالکی (۴۰۳۔ ۴۷۴ھ) التعدیل والتجریح: ج: ۳ص ۱۲۸۱۔

(۸)امام علی بن محمد الجزری المعروف ابن الاثیر (۵۵۵۔۶۳۰ھ) اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ: ج: ۳ص: ۱۱۹، رقم الترجمۃ: ۳۳۶۹، دراسۃ وتحقیق: الشیخ عادل احمد الموجود، والشیخ علی محمد معوض، ط: الثالثۃ: ۲۰۰۵م۔۱۴۲۶م۔دار الکتب العلمیۃ۔

(۹)ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی المعروف بحافظ ابن حجر عسقلانی (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ) الاصابہ فی تمییز الصحابۃ: ج: ۳ص: ۱۴۱۔ دار الجیل، بیروت۔

(۱۰) سیر اعلام النبلا: ج: ۱ص: ۴۹۹۔موسسۃ الرسالۃ۔

(۱۱) حافظ مزی یوسف بن عبدالرحمٰن (۶۵۴۔ ۷۴۲ھ) تھذیب الکمال: ج: ۲۳ص: ۴۳۴۔موسسۃ الرسالۃ۔

(۱۲) حالات نقشبندیہ مجددیہ ص: ۲۷، مولوی خلیفہ محمد حسن نقشبندی۔ اللہ والے کی قومی دکان رجسٹرڈ، مالک ملک چنن الدین، تاجر کتب قومی منزل نقشبندیہ، بازار کشمیری لاہور، اور اسی کتاب کا صفحہ: ۱۰۴ دیکھیں۔

(۱۳) حضرت مجدد کے سلسلہ عالیہ کے حضرات قدسیہ (مختصر حالات (از خواجہ بدر الدین سرہندی، خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی۔ مترجم: مولوی اعزاز الدین۔ص: ۳۵۶۔

(۱۴) نفحات الانس: از ملا عبدالرحمٰن جامی ص: ۲۴، اردو ترجمہ، اللہ والے کی قومی دکان، رجسٹرڈ۔ کشمیری بازار لاہور۔

(۱۵) جہان امام ربانی، مجدد الف ثانی، شیخ احمد سرہندی، (اقلیم چہارم) ص: ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ امام ربانی فاؤنڈیشن۔ کراچی ۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان۔۱۴۲۵ھ۔۲۰۰۵م۔

(۱۶) ارشاد رحیمیہ از محمد عبد الرحیم (والد ماجد شاہ ولی اللہ) بن وجیہ الدین اویسی نقشبندی، ص: ۵، (فارسی بمع ترجمہ) مطبع احمدی، متعلق مدرسہ عزیزی ۱۹۰۳ء دہلی۔

(۱۷) رسالہ سلوک ومشائخ طرق اربعہ: شائع کردہ: پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفی خان، سندھ یونیورسٹی۔ ۱۳۸۹ھ۔ ۱۹۶۹م۔

(۱۸) حضرت مجدد الف ثانی: از مولانا سید زوار حسین شاہ صاحبؒ، ص: ۹۹، باہتمام: ادارہ مجددیہ۔ ناظم آباد ۳۔ کراچی ۔ ۱۸۔ ۱۳۹۲ھ ۔ ۱۹۷۲ء

(۱۹) فتویٰ عزیزیہ ص ۵۱۰۔

(۲۰) تذکرۃ الاولیا: چودھواں باب ص: ۱۰۶۔

(۲۱) ارشاد رحیمیہ از محمد عبد الرحیم (والد ماجد شاہ ولی اللہ) بن وجیہ الدین اویسی نقشبندی، ص: ۵۔ ۴ (فارسی بمع ترجمہ) مطبع احمدی، متعلق مدرسہ عزیزی ۱۹۰۳ء دہلی۔

(۲۲) رسالہ قدسیہ مترجم۔ ص: ۲۷۔ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی۔ ناشر: مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، لاہور

(۲۳) القول الجمیل فی بیان سوء السبیل: باب نمبر ۱۱: ص: ۱۱۴ تا ۱۱۶۔ شاہ ولی اللہ دہلویؒ، مترجم: سید محمد فاروق القادری، تصوف فاؤنڈیشن لاہور۔ اشاعت: ۱۴۲۰ھ ۱۹۹۹م

(۲۴) الانتباہ فی سلاسل اولیاءاللہ۔ ص: ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ شاہ ولی اللہ دہلویؒ، مترجم: سید محمد فاروق القادری، تصوف فاؤنڈیشن لاہور۔ اشاعت: ۱۴۲۰ھ ۱۹۹۹م

(۲۵) تذکرۃ الرشید: از مولانا عاشق الٰہی صاحب بلند شہری ج: ۲ ص ۱۰۸، شمس المطابع، عزیز المطابع میرٹھ